از عدالتِ عظمیٰ[1]

جے آر جانی و دیگراں

بنام

احمد ابراہم آف رنگون

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کے راما سوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 / قواعد:

دفعہ 7 / قاعدہ 6-انخلا کرنے والی کمپنی کے طور پر اعلان کردہ کمپنی کے حصص کی خریداری-خریدار جس کا دعویٰ ہے کہ وہ انخلا کرنے والا نہیں ہے-اس اعلان کی قانونی حیثیت کہ کمپنی ایک انخلا کرنے والی کمپنی تھی-عدالت عالیہ کے سنگل جج نے کہا کہ اس طرح کا اعلان غیر قانونی ہے-اپیل پر قرار پایا کہ، یہ ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ نہیں رکھا گیا کہ فریق نے کمپنی سے چھ لاکھ حصص خریدے جنہیں انخلا کی جائیداد قرار دیا گیا تھا—سنگل جج نے اس فیصلے میں مداخلت کرنا جائز نہیں ٹھہرایا کہ کمپنی ایک انخلا کی جائیداد تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 757-59، سال 1975۔

ایل پی اے نمبر 70/85، متفرق دیوانی اپیل نمبر 70/661 اور S.C.C.A نمبر 893، سال 1965 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 19.2.73، 27.9.71 اور 25/24-11-1969 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی وی ویزے، سی وی ایس راؤ اور وائی پی مہاجن، اپیل گزاروں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگرچہ مدعاعلیہ ابتدائی طور پر شری آئی این شراف، ایڈوکیٹ کے بذریعے ان کی موت پر پیش ہوا تھا، لیکن 29 فروری 1992 کو ریکارڈ پر دستیاب پتے پر نوٹس جاری کیا گیا تھا اور آج تک کوئی بھی مدعاعلیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ نہ تو غیر پیش شدہ لفافہ موصول ہوا ہے اور نہ ہی اعتراف موصول ہوا ہے۔ ان حالات میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ نوٹس مدعاعلیہ کو دیا گیا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں گجرات عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 19 فروری 1973 کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں جو ایل پی اے نمبر 70 / 85 میں دیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ایل پی اے قابل قبول نہیں ہے۔ لہذا، اپیل گزاروں نے خصوصی دیوانی درخواست نمبر 893، سال 1965 میں بنائے گئے نومبر 24-25، 1969 کے فاضل واحد جج کے اصل حکم کو چیلنج کیا ہے۔

عدالت عالیہ میں اٹھائے گئے اور جواب دیے گئے دلیل کا خلاصہ یہ تھا کہ مدعاعلیہ مادی وقت پر برمی شہری تھا اور وہ کبھی بھی انخلا کرنے والا نہیں تھا۔ اس کے پاس سابق ریاست جوناگڑھ میں ایک کمپنی، کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ کے حصص تھے، جسے 1959 میں ایک انخلا کمپنی قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اپنے والد اور دادا ابراہیم ولی محمد اینڈ کمپنی کی یاد میں انہوں نے 12 جون 1944 کے ایک قرارداد کے تحت مذکورہ کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ میں چھ لاکھ حصص خریدے۔ وہ اور اس کے بھائی وہ حصص اسے دینے پر راضی ہو گئے تھے۔ وہ ہمیشہ برما کا رہائشی رہا۔ نتیجتاً، وہ انخلا کرنے والا نہیں تھا۔ ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کے قاعدہ 6 اور قواعد کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 7 کے تحت اسے نوٹس کے بغیر، مذکورہ کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ کا انخلا کی جائیداد کے طور پر اعلان غیر قانونی ہے۔ واحد جج نے فیصلہ دیا ہے کہ اگرچہ مدعاعلیہ نے ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت نظر ثانی دائر کی ہے کیونکہ قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 7 کے تحت جواب دہندہ کو نوٹس نہیں دیا گیا تھا، یہ اعلان کہ کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ ایک انخلا کی جائیداد ہے غیر قانونی ہے اور اس وجہ سے، وجود سے محروم ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ مدعا علیہ نے دفعہ 27 کے تحت نظر ثانی اتھارٹی کے سامنے نظر ثانی دائر کی تھی جس نے اسے یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا تھا کہ اس نے 94,000 روپے کے حصص خریدے ہیں جو کہ اس نے کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ میں ہونے کا دعوی کیا تھا سوائے 8 انا کی قیمت کا اسٹامپ پیپر پیش کرنے کے جس پر ابراہیم ولی محمد اینڈ کمپنی کے نام سے حصص کی خریداری کا ذکر تھا، کوئی اور ثبوت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیش نہیں کیا گیا تھا۔ شواہد کا جائزہ کرنے پر نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی نے پایا کہ مدعاعلیہ ایک کامیاب کاروباری تھا جس کا پورے ایشیائی ممالک میں کاروباری مفاد تھا۔ اس بات کا امکان نہیں ہو گا کہ اس نے انکم ٹیکس کے مقاصد وغیرہ کے لیے کسی بھی حکام کو پیش کیے بغیر 94,000 روپے اور غیر معمولی مالیت کے حصص کی قیمت کی خریداری کے بارے میں اکاؤنٹس کی کسی بھی کتاب میں ذکر نہ کیا ہو۔ اسٹامپ پیپر پر قرارداد کی تصدیق کسی مجسٹریٹ یا نوٹری نے نہیں کی تھی جیسا کہ اس ریاست میں رائج تھا۔ اس لیے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ مدعاعلیہ نے کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ کے 6 لاکھ حصص 94,000 روپے میں خریدے تھے۔ اس طرح، اس نے یہ نہیں دکھایا تھا کہ اسے انخلا کی جائیداد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ جواب دہندہ کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت قواعد کے قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھا گیا ہے، اس سے پہلے کہ کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ کو انخلا کی جائیداد قرار دیا جائے، ایک نظر ثانی میں، جواب دہندہ کو یہ ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا گیا کہ اس نے کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ کے حصص چھ لاکھ روپے کی قیمت کے لیے 94,0000 روپے اور اس سے زیادہ کی رقم میں رکھے تھے۔ اگرچہ مدعاعلیہ ابتدائی طور پر وکیل کے بذریعے پیش ہوا تھا، لیکن اس عدالت کے ریکارڈ پر کم از کم یہ ثابت کرنے کے لیے کچھ نہیں رکھا گیا ہے کہ اس نے کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ سے 94,000 روپے کی قیمت کے چھ لاکھ حصص خریدے تھے جسے انخلا کی جائیداد قرار دیا گیا تھا۔ ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل واحد جج نے اس فیصلے میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا کہ کھٹیاواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ ایک انخلا کی جائیداد ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں منظور کی جاتی ہیں اور رٹ پٹیشن خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی گئی اور درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document